خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 168

Track - 1

39:00

''قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح کا علم دیا ہے۔''

(بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں لیکچر بتاریخ 16-03-08)

استاد گرامی بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ، پرنسپل اور پروفیسر ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب محترم دوست عزیز از جان پروفیسر ڈاکٹر مصطفی چوہدری صاحب ، سابقہ وائس چانسلر بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، عزیز گرامی قدر سرور منیر راؤ صاحب، عزیز از جان نور چشمی جناب طارق کنور صاحب نگراں مراقبہ ہال ملتان۔ خواتین و حضرات، حاضرین مجلس السلام علیکم! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہوآپ سب پر ۔ آج بہت مبارک اور سعید دن ہے کہ آپ سب حضرات سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و توصیف کے لئے اور میلاد النبی کی تقریب باسعادت کے لئے سب ایک جگہ تشریف فرما ہیں۔میری بھی یہ خوش نصیبی اور سعید بختی ہے کہ مجھے بھی اور موقع فراہم ہوا ہے کہ میں مدحت شان رسول ﷺ میں کچھ معروضات پیش کروں۔ آپ سب خواتین و حضرات اور اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں رسو ل اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر جو بھی کچھ عرض کروں وہ عین اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی منشاء کے مطابق ہواور جو کچھ میں عرض کروں اس میںجو لغزشیں ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

عزیزان گرامی قدر! سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر چودہ سو سال سے مسلمان غیر مسلم اپنا عقیدت ، مدحت اور شان رسول ﷺ کے سلسلے میں اپنے جذبات کا اظہار فرماتے ہیں۔اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشن تعلیمات کا بار بار اعادہ کرتے ہیں۔عزیزان گرامی قدر جیسا کہ ہم جانتے ہیںکہ دنیا میں بہت سارے علوم رائج ہیں۔اور ان علوم کا تسلسل حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک اللہ تعالیٰ کے ایک خاص انتظام و انصرام کے ساتھ نوع انسانی کے لئے محفوظ ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی کے مطابق خاتم النبیین ہیں۔ حضور پاک ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ اور سب سے بڑی سعادت قرآن کریم کا اجراء ہے۔ اور قرآن پاک کی تعلیمات ہیں۔ قرآن پاک کے علوم پر جب تفکر کیا جاتا ہے تو ہمیں بے شمار علوم کے ساتھ ساتھ اجمالی طور پر یا عنوانی اختصار کے طریقے پر تین

علوم کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن پاک کے تین علوم میں ایک علم شریعت مطہرہ ہے
کہ انسان حیوانات سے کس طرح ممتاز ہوکر زندگی گزارتا ہے اور گزارنی
پیدائش اور موت کے   چاہئیے۔انسانی زندگی کے کیا آداب اور حقوق ہیں۔
مسائل کے بارے میں قرآن پاک کی کیا تعلیمات ہیں۔دوسراباب تاریخ کا ہے کہ
حضرت آدم سے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تاریخی حوالوں سے نوع
انسانی نے کس طرح ارتقاء کیا ہے۔ نوع انسانی نے اگر سعید اور قرآن پاک کی
متبرک تعلیمات یا آسمانی کتابوں کی تعلیمات پر جب عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں
کس قدر فوق عطا فرمایا۔اور جب آسمانی کتابوں اور آخری کتاب قرآن پاک
انحراف کیا گیا تو نوع انسانی عموماً اور مسلمان خصوصاً کس ابتلا پریشانی میں
مبتلا ہوگئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات کے بارے میں میں آپ تمام خواتین و حضرات
سے ملتمس ہوں کہ میری باتوں کو نہایت توجہ اور خلوص نیت سے سنیں۔دنیا
میں مسلمانوں میں رائج واحد علم ہے جو مسلمان بغیر ترجمے کے پڑھتے ہیں۔
مسلمان جو قرآن پاک پڑھتا ہے تو طوطے کی طرح رٹ لیتا ہے اس کا مفہوم اور
مضمون کی کیا افادیت ہے اس سے وہ بے خبر رہتا ہے۔ جبکہ دنیا کا کوئی علم
بغیر ترجمے کے اور بغیر سمجھے نہیں پڑھا جاتا۔ ہم اے بی سی ڈی پڑھتے ہیں تو
اس میں جب کیٹ کا ذکر آتا ہے تو خالی کیٹ کہہ کر نہیں گزر جاتے سی اے ٹی
کیٹ ، کیٹ معنی بلی کہتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک کی جب ہم سورتیں پڑھتے ہیں
جو یقینا اللہ اور بندے کے درمیان ایک مستحکم رشتہ پیدا کرتی ہیں تو ہمیں
قرآن پاک کا ترجمہ یاد نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جو بغیر
ترجمے کے پڑھا جاتا ہو سوائے عربی کے۔ آٹھ دس سورتیں ، چھوٹی چھوٹی
سورتیں ہیں ان کے تراجم ہمیں یاد نہیں ہیں۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہ
بہت تلخ حقیقت ہے اور جس پر یقینا مجھے آپ کو اور پورے عالم اسلام کو توجہ
دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے علوم کے حصول کے لئے ناقابل
ذکر وقت دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک کے علم کے سلسلے میں آپ سب بھی جانتے ہیں،
میں بھی جانتا ہوں کہ مولوی صاحب گھروں میں تشریف لاتے ہیںاور مشکل سے
آدھا گھنٹے قرآن پڑھا کر وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ اب یہ آدھا گھنٹے یا ایک گھنٹے
روز بھی نہیں ہوتا اس میں بھی سب سے زیادہ چھٹیاں قرآنی تعلیمات میں ہوتی
ہیں۔ دو سال میں قرآن پاک ختم ہوجاتا ہے جو کسی بھی صورت سے سینکڑوں
کے گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور مستزاد اس میں یہ ہے کہ دنیا کا کوئی علم
بغیر ترجمے کے نہیں پڑھا جاتا اور قرآن پاک اللہ کا کلام ایسا ہے کہ ہمیں آٹھ
دس سورتیں جو یاد ہوتی ہیں ہم ان کے تراجم سے بھی نابلدہوتے ہیں۔ ہم جب
انگریزی پڑھتے ہیں، ہم جب اردو پڑھتے ہیں، ہم جب پشتوپڑھتے ہیں، اردو
پڑھتے ہیں تو تراجم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ لیکن عربی واحد زبان ایسی ہے کہ
، جس کو بغیر ترجمے کے پڑھا جاتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ سب پڑھے لکھے لوگ ہیں

Intellectual

ہیں، آپ غور فرمائیں کہ اگر کسی علم کا مادری زبان میں آپ کی ترجمہ نہ ہو
تواس علم کی افادیت کیا ہوگی؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جتنے خیالات ،
تواہمات ، متشابہات نمازمیں ہمیں لگتے ہیں اتنا گانا سننے میں ہمیں متشابہے
نہیں لگتے۔ کیوں؟ اس لئے کہ گانا جب ہم سنتے ہیں تو اس کا ترجمہ ہمارے
ذہن نشین ہوتا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائیں
یہ کسی بھی طرح علم کی عزت اور پذیرائی نہیں ہے بلکہ یہ ناشکری ہے۔ جب
دنیا کا کوئی علم بغیر ترجمے کے انسان نہیں پڑھ سکتا یا بغیر ترجمے کے کوئی
انسان علم میں کوئی سند حاصل نہیں کرسکتاتو قرآن پاک کے ساتھ یہ زیادتی
کیوں ہے کہ انسان چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی اگر پڑھتا ہے توا س کا بھی
ترجمہ اسے یاد نہیں ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی ،
ذہن بھٹکتا ہے ، دنیا بھر کے خیالات ستاتے ہیں ۔ میری دانست میں اس کی بڑی
وجہ یہی ہے کہ ہم قرآن کے عربی الفاظ تو پڑھتے ہیں لیکن ان کے تراجم سے
واقف نہیں ہیں اور جب تراجم سے واقف نہیں ہیں تو مفہوم سے بھی بے خبر
ہیں۔ عزیزان گرامی قدر! قرآن پاک کی تعلیمات ہم سینکڑوں گھنٹوں پر حاصل
کرتے ہیں وہ بھی بغیر ترجمہ کے۔ لیکن دوسرے علوم مثلاً میٹرک کرتے ہیں پہلے
دس سال میں ہوتا تھا اب میٹرک ساڑھے بارہ سال میں ہوتا ہے۔ اور شروع سے
ہی سی اے ٹی کیٹ، کیٹ معنی بلی ۔ خالی کیٹ ہمیں نہیں پڑھایا جاتا۔ اس
نادانستگی کی وجہ سے اور اس اعلان کی وجہ سے کہ قرآن پاک کا دیکھ لینا ہی
ثواب ہے ، قرآن پاک کی سطروں پر انگلی پھیرلینا ہی ثواب ہے یہ اتنی بڑی
اغیار کی سازش ہے کہ اس سازش سے عامۃ المسلمان اس طرح برباد اور تباہ
ہوگیا ہے کہ اس کے ذہن میں دین کی اور مذہب کی بظاہر کوئی اہمیت نظر
نہیں آتی۔ عزیزان گرامی قدر! اگر آپ کے بچوں کو اے بی سی ڈی اس طرح
پڑھائی جائے جس طرح قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے تو کیا آپ کے بچے کسی ادارے
میں ملازمت کرسکتے ہیں؟ کیا آپ اس بچے کو تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں؟ کیا
یہ علم کے ساتھ انصاف ہوگا؟ آپ کا ایک ہی جواب ہوگا کہ انصاف نہیں ہوگا۔
عزیزان محترم جب ہم قرآن پاک کو ترجمے کے ساتھ نہیں پڑھیں گے تو قرآن کا
مفہوم ہمارے اوپر کس طرح واضح ہوگا؟ جب قرآن کا مفہوم ہمارے اوپر واضح
نہیں ہوگا تو اللہ تک ہماری رسائی کس طرح ہوگی؟ اللہ سے تعلق کس طرح
قائم ہوگا ؟ محض طوطے کی طرح رٹ لینا مثلاً ایک طوطا کہتا ہے بی بی کا
مٹھو چوری کھائے گا ۔ تو بی بی کا مٹھو چوری کھائے گا یہ طوطے کی زبان تو
نہیں ہے یہ نہ تو طوطا اس بات کو جانتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میرے
عزیز دوستوں! ماشاء اللہ یہاں اجتماع پڑھے لکھے لوگوں کا ہے اس طرف بہت
زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے یہاں جو علوم رائج ہیں ان میں تین باب
بنیادی ہیں۔ جس کو ہم طبیعات ، نفسیات اور مابعد النفسیات یا انگریزی زبان
میں فزکس، سائیکالوجی اور پیراسائیکالوجی کے نام سے موسوم ہیں۔ جتنے بھی
علوم ہیں وہ ان تین دائروں کے اندر قید ہیں مقید ہیں۔ ان تین عنوان کے اند

رہی ساری دنیا کے علوم جو ہیں وہ ذخیرہ ہیبیا چھپے ہوئے ہیں۔ طبیعات،
نفسیات جو ہیں یہ دنیاوی علوم کے حصول کا ذریعہ ہیں۔اور مابعد النفسیات ان
علوم سے بحث کرتا ہے جو علوم غیب سے متعلق ہیں۔ مثلاً ہم جانتے ہیں کہ جنّ
ہوتا ہے لیکن ہمارے پاس جنّ کی کوئی تشریح نہیں ہے۔ جبکہ اس کی تصدیق
تمام آسمانی کتابیں اور قرآن بھی کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فرشتے ہوتے ہیں
مسلسل اور متواتر خبریں... خبر متواتر کی حیثیت سے ہمیںمعلوم ہے کہ فرشتے
ہوتے ہیں لیکن فرشتوں کے بارے میںہمارا کوئی علم نہیں ہے کہ فرشتے کیا
ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں اس بات پر یقین بھی رکھتے ہیںہمارے تمام دانشور
اور علمائے کرام ہمیں اس بات کی تبلیغ بھی کرتے ہیں کہ اللہ کے دو فرشتے
ہمارے دو کاندھوں پر بیٹھے ہوئے ہیںاور ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ ہماری اچھائی
اور برائی کا ریکارڈ رکھیں۔ لیکن اربوں کھربوں، لاتعداد اور لاشمار نوع انسانی
کے افراد میں ایسے بندے برائے نام ملتے ہیں کہ جو فرشتوں سے واقف ہوں۔ ہم
کہتے ہیں کہ ملک الموت ہماری روح قبض کرلیتا ہے لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ
ملک الموت کی کیا شکل ہے کیا صورت ہے کیوں روح قبض کرلیتا ہے؟ ہم کہتے
ہیں کہ اللہ کے فرشتے ہیں اس کا نام ملک الموت ہے وہ آکر ہماری روح قبض
کرلیتا ہے لیکن ہم نے کبھی بھی نہیں جانا کبھی نہیں سمجھا ، کبھی اس بات کی
کوشش نہیں کی کہ ملک الموت کیا ہے۔ ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریا کا
مزار مبارک ہے۔ ان کے نام سے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی موجود ہے۔ اس
یونیورسٹی میں اس فقیر کو بھی لیکچر دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میں
بہت مختصر کرکے تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت
بہاؤ الدین زکریا بیمار تھے۔ بیماری طوالت اختیار کرگئی۔ان کے دو صاحبزادے
تھے۔تو بڑے صاحبزادے نے سنا کہ دروازے پر کوئی دستک دے رہا ہے۔ بہت ہی
ادب احترام سے انہوں نے سلام کیا اور کہا میرا سلام عرض کیجئے اور یہ لفافہ
بہاؤ الدین زکریا کو پیش کردیجئے۔ صاحبزادے وہ لفافہ لے کر اپنے والد بزرگ کے
پاس حاضر ہوئے اور یہ کہا کہ باہر کوئی صاحب کھڑے ہیں وہ یہ خط دیا ہے
انہوں نے۔بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے اس لفافے کو پڑھا کھول کر اور تکیے کے
نیچے رکھتے ہوئے صاحبزادے سے فرمایا کہ میرا سلام عرض کیجئے اور ان سے
کہئیے کہ ایک گھنٹے کے بعد تشریف لائیں یا دو گھنٹے کے بعد تشریف لائیں مجھے
صحیح وقت یاد نہیں رہا۔ تو انہوں نے اس عرصے میں جو ضروری کام تھے اس
میں امانتیں بھی تھیں اور دوسری نصیحتیں بھی تھیں وہ اپنے بچوں کوبتائیں
سنائیں اور وہ لیٹ کر اس دنیا سے دوسری دنیا میں تشریف لے گئے۔ جیسا کہ
ہوتا ہے مرنے کے بعد سب لوگ پریشان ہوئے اور تجہیز و تکفین کے بعد صاحبزادے
صاحب کو خیال آیا کہ وہ بزرگ کون تھے جو لفافہ لے کرآئے تھے اور ابا نے ان کو
بلایا تھا وہ تو آئے نہیں تو دیکھا تو وہ لفافہ تکیے کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ اس کو
کھولا گیا۔جب اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا ...بہاؤالدین زکریا کے نام اللہ کی
طرف سے آپ کا بلاوا آگیا ہے میں کب حاضر ہوں ... عزرائیل ملک الموت۔ تو

اس وقت یہ پتہ چلا کہ وہ صاحب جو ہیں وہ کوئی عام آدمی نہیں تھے بلکہ ملک الموت تھے ۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو اتنی نجابت اور شرافت عطا فرمائی ہے کہ ملک الموت بھی بغیر اجازت کے ان کے قریب نہیں آتے تو ہم بھی اپنے بزرگوں کی اولاد ہیں، اسلاف کی اولاد ہیں۔ہم مسلمان ہیں۔ یہ اجازت والا معاملہ تو آپ یہ کہیں گے چلئے ہر آدمی بہاؤ الدین زکریا ملتانی نہیں ہوسکتا لیکن ہر آدمی کو ہر آدمی کے اندر اتنی صلاحیت تو ضرور ہونی چاہئیے کہ وہ فرشتوں سے واقف ہوجنات سے واقف ہو ۔ جہاں سے وہ آیا ہے عالم ارواح سے اس کی واقفیت ہو۔ جہاں اسے مرنے کے بعد جانا ہے وہاں سے واقفیت ہو۔ ایک آدمی آتا ہے ایک کتا بھی پیدا ہوتا ہے۔ تو کتا بھی فرشتے سے واقف نہیں ہے۔ کتے کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں مرنے کے بعد میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ فرشتوں کو بھی نہیں جانتا۔ وہ جہاں سے آیا اس عالم کو نہیں جانتا جہاں جائے گا اس عالم کو نہیں جانتا۔ اور اس زندگی میں جو کچھ کیا ہے ان اعمال کی جزا سزا کے بارے میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا پیش آئے گا۔ نہایت معذرت کے ساتھ ، بہت اساتذہ سے بہت ادب و احترام کے ساتھ ، اپنے بچوں سے بہت شرمندگی کے ساتھ آپ مجھے بتائیں کہ اگر انسان میں فرشتے دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے ۔ اگر انسان میں اپنے کندھوں پر بیٹھے دو فرشتے نظر نہیں آتے تو بھائی یہ دو فرشتے تو کتوں کو بھی نظر نہیں آتے۔ اسی صورت سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور انسان کی صلاحیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات مخفی کردی ہے کہ انسان روح سے واقف ہوسکتا ہے۔ کسی اور مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا فرشتوں کے لئے بھی یہ نہیں فرمایا ۔ یسئلونک عن الروح ... اے پیغمبرﷺ! لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ... قل الروح من امر ربی ... آپﷺ ان لوگوں کو بتادیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے یا امر سے ہے۔ ... قل الروح من امر ربی ... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ... اور روح کا علم جو دیا گیا ہے وہ قلیل ہے۔ قرآن پاک کی اس آیت مبارک کی روشنی میں ، انوار میں یہ بات پوری طرح واضح ہوچکی ہے کہ روح کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے ۔ ... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ...یہ تو ہے روح کا علم اللہ تعالیٰ کے علوم کے مقابلے میں قلیل ہے ، کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کی ہستی ، اللہ تعالیٰ کی ملوکیت ، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اتنی بڑی ہے اتنی بڑی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ تمہارے سارے درخت ... زمین کے درخت قلم بن جائیں اور تمہارے سارے سمندر روشنائی بن جائیں اللہ کی باتیں لکھی جائیں تو سمندر بھی ختم ہوجائیں گے اور درخت کا وجود بھی ختم ہوجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ کی باتیں پھر بھی باقی رہیں گی۔... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ...کہ ہم نے تمہیں علم قلیل دیا ہے لیکن بات وہی ہے کہ سمندر کا قلیل بھی دریا ہوتا ہے۔ اور دریا کا قلیل بھی نہر ہوتی ہے۔ اور نہر کا قلیل بھی واٹر کورس ہوتا ہے۔ تو یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ کس کا قلیل ... اللہ تعالیٰ کا قلیل ... وما اوتی تم من العلم الا

قلیلا ...حضور قلندر بابا اولیائ نے لوح و قلم پڑھاتے ہوئے جب فرشتوں کی تشریح آئی تو فرشتوں کے اقسام بیان فرمائے۔ چار فرشتے انہوں نے بتائے۔ ملاء اعلیٰ، ملائکہ نوری، ملائکہ سماوی اور ملائکہ عنصری۔ اور یہ بھی فرمایا دوران گفتگو کہ ہر انسان ایک کھلونا ہے۔ ہ کھلونے میں اگر چابی بھری جائے گی تو کھلونہ اچھلے گا ، کودے گا، گرے گا اور اگر چابی نہیں ہوگی تو کھلونہ گر جائے گا ، بند ہوجائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ تکوین کے مطابق، الہی قوانین کے مطابق ہر انسان کے ساتھ ہمہ وقت بیس ہزار فرشتے کام کرتے ہیں۔ ان میں یہ فرشتے بھی ہیں، کراماً کاتبین بھی ہیں۔آپ غور فرمائیں کہ انسان ایک کمپیوٹر ہے۔ اس کمپیوٹر کے بے شمار پرزے ہیں۔چپس ہیں۔ چپ لگے ہوئے ہیں اس میں۔تو اگر ایک کمپیوٹر میں بیس ہزار چپس لگے ہوئے ہیں تو دراصل کمپیوٹر کی کارگزاری ان چپس کے مرہون منت ہے۔اسی طرح ہر انسان کی حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت بیس ہزار فرشتے کام کرتے ہیں۔ کتنی بد نصیبی ہے ، کیسی یہ حرماں نصیبی ہے، کیسی یہ شومئی قسمت ہے کہ ہر انسان بیس ہزار فرشتوں کا ایک کمپیوٹر ہے۔ اور انسان اس سے واقف نہیں ہے۔ آپ حضرات کا مجھے پتہ نہیں مجھے کتنی دیر بولنا چاہئے۔ بہر حال میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر انسان فی الارض خلیفہ کے علم سے ، فی الارض خلیفہ کی ڈیوٹی سے ، فی الارض خلیفہ کے اداروں سے واقف نہیں ہے تو یقینا اس کی حیثیت کتے بلیوں ، چمگادڑوں ، کوؤں، کیڑوں، گدھوں سے زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں فرمایا ... و علم آدم الاسماء کلها ... ثم عرضهم علیٰ الملائکہ ... فقال انبئونی باسماء هئولہ ان کنتم صادقین ...قالوا سبحٰنک لاعلملنا الا ما علمتنا ... انک انت العلیم الحکیم ... جب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کرتے ہوئے اظہار لاعلمی کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء سکھایا اور آدم سے کہا کہ بیان کرو تم نے کیا پڑھا کیا سیکھا ۔ آدم علیہ السلام کے علم کو سننے کے بعد فرشتوں نے کہا یا باری تعالیٰ! یا اللہ! ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھادیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوںنے اس بات کا اعتراف کیا کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا فرمایا وہ فرشتے نہیں جانتے۔ فرشتے جب نہیں جانتے تو جنات تو خود ہی نہیں جانتے۔ جنات جب نہیں جانتے تو اور دوسری مخلوق بھی اللہ کی نہیں جانتی۔ ماشاء اللہ یہاں میرے محترم اساتذہ ، طلباء ، بڑے بڑے کیا کہتے ہیں میری بزرگ ، میری عمر سے بھی بڑے ہوں گے مجھ سے عقل میں بھی بہت زیادہ بڑے ہوں گے آپ یہ بتائیں کہ اگر انسان کو علم الاسماء حاصل نہیں ہے تو کیا انسان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی صورت سے؟ یہ ٹھیک ہے آپ پڑھتے ہیں پڑھنا بھی چاہئیے ۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد بھی ہے کہ علم سیکھو اگر تمہیں چین میں ملے تو چین علم سیکھنے جاؤ۔ بات یہ ہورہی ہے کہ نیابت اور خلافت اور انسان کا شرف اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ وہ علم الاسماء کو نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان علوم کو

سیکھنے کی طرف توجہ فرمائیں جن علوم کی بنیاد پر ہم انسانوں کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ اگر علم الاسماء ہمیں حاصل نہیں ہے ۔ اگر ہم اپنی ذات اپنی زندگی اپنی انا اپنی روح سے واقف نہیں ہیں تو ہم ممتاز اور مشرف کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ دیکھیں آدمی مرجاتا ہے۔ آدمی مرگیا۔ اس کے ہاتھ بھی ہیں، اس کے پیر بھی ہیں ، اس کے کان بھی ہیں، اس کی آنکھ بھی ہے، اس کی زبان بھی ہے، اس میں دل گردے، پھیپھڑے، پتہ ہر چیز موجود ہے۔ لیکن اس میں حرکت نہیں ہے۔ اس کو آپ ڈیڈ باڈی کہتے ہیں۔ تو حرکت کیوں نہیں ہے؟ وہ حرکت اس لئے نہیں ہے کہ اصل انسان اس کے اندر سے نکل گیا ہے اور نقل چھوڑ گیا ہے۔یہ جو ہم نقلی زندگی گزار رہے ہیںاس نقلی زندگی میں ہمیں وہ شرف حاصل نہیں ہوگا جو اصلی زندگی میں شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اصلی زندگی یہ ہے کہ ... و علم آدم الاسماء کلھا کہ ہم نے آدم کو علم الاسماء سکھا دیا ہے۔ میرے عزیز دوستو، میرے بزرگو، اساتذہ کرام میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ جو علم پڑھتے ہیں اس میں رات دن آپ لگے رہتے ہیں ۔ جب عربی پڑھتے ہیں تو اس کے تراجم سے آپ انحراف کرتے ہیں، چشم پوشی کرتے ہیں۔ اب یہاں ماشاء اللہ اتنے سارے لوگ ہیں اگر آپ یہ کہیں ان سے کہ الحمد للہ رب العالمین ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے بھی ترجمہ تو سنادو تو میرا خیال ہے اس میں آٹے میں نمک کے برابر کوئی صاحب ہوں گے جو الحمد شریف کا ترجمہ سنائیں گے۔ میں آپ حضرات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ انگریزی بھی اسی طرح پڑھیں بغیر ترجمہ کے جس طرح قرآن پڑھا جاتا ہے کیا آپ کو نوکری ملے گی؟ آپ کو پڑھا لکھا کہا جائے گا؟ آپ کو کوئی چپراسی بھی نہیں رکھے گا۔ اب اتنا بڑا اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس نظام پہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنا خلیفہ نامزد کیاہے۔ تو کیا میں آپ حضرات سے ایک سوال کرنے کی جرات کرتا ہوں کیا اس نظام کو انگریزی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو ہندی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو پنجابی، پشتو یا سندھی زبان چلا رہی ہے؟تو آپ کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں اس زبان کو ... اس زبان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ الٰہی نظام کو چلائے۔ البتہ عربی زبان ایسی ہے چونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر اس کو پڑھنے سے ترجمہ کے ساتھ ، اس کے معانی مفہوم پر غور کرنے سے آپ الٰہی نظام کو سمجھ بھی سکتے ہیں اور الٰہی نظام میں اللہ تعالیٰ اگر چاہیں حضور پاک ﷺ کی محبت اور عقیدت آپ کے شامل حال ہو اس نظام کے تحت آپ کائنات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی تعلیمات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰ ۃ والسلام سے آپ کو قرب بھی نصیب ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم جس طرح اور دنیاوی علوم سیکھتے ہیں اسی طرح قرآنی علوم بھی سیکھیں قرآن کا ترجمہ بھی سیکھیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیمات ہیں

ان پر بھی اسی طرح غور و فکر کریں جس طرح ہم دوسری زبانوں میں غور و
فکر کرتے ہیں۔ آپ تمام حضرات کا بہت شکریہ۔ وقت کی کمی کا مجھے
احساس ہے۔اللہ تعالیٰ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کو قبول فرمائے۔ مجھے
اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ جناب ڈاکٹر ظفر اللہ
صاحب ، جناب ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب اور جتنے بھی یہاں حضرات ہیں ان
سب کا میں شکر گزار ہوں کہ مجھے انہوں نے سنا ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ
سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ وما توفیقی اللہ باللہ علیہ توکلت
الیہ منیب ۔ السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ